فضائلِ صدقات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والاتَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

1...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرْہموں کے بدلے چار دُعائیں

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز وَعظ فرمارہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرْہم کا سوال کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِعْلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحْمت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہم تھے وہ اُس نے سائل کو پیش کردیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو تَوبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کِیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا، پہلی دُعا کون سی تھی، غُلام بولا میں نے عَرض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے ساخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی، کہا جو چار (4) دِرْہم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا **"میں نے تجھے چار (4) دِرْہم کے بدلے چار ہزار دِرْہم دیئے۔"** پُوچھا تیسری دُعا کیا تھی، بولا مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو

www.dawateislami.net

جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا **"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔"** چوتھی دُعا بھی بتا دو۔ کہا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرینِ اِجتماع کی مغْفِرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا! تین(3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ کرلی ہیں، چوتھی سب کی مغْفِرت والی بات میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِخْتیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام مَنْصُور کو اور تمام حاضرین کو بَخْش دِیا۔ (فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ج۱، ص۱۱۴۔ بحوالہ روض الریاحین، ص۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار(4) دِرْہَم صَدَقہ کیے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار(4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار(4000) دِرْہَم عطا کیے اور اُسے غُلامی سے آزادی کا پروانہ بھی مل گیا نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس صَدَقے کی بَرکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مغْفِرت بھی فرمادی۔ واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دُگنا اجر عطا فرماتا ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کِیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بے شُمار دِینی و دُنیاوی بَرکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ خُود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیْرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی جیسا کہ سورۂ بقرہ کی اِبْتِدائی آیات میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے والوں کو ہدایت کا مُژدہ سُنایا گیا، چُنانچہ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

www.dawateislami.net

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے یا زکوٰۃ مُراد ہے، جیسا کہ دُوسری جگہ فرمایا: ﴿يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرْچ کرنا مُراد ہے) خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقَہ وغیرہ خواہ مُسْتَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَمْوات کا اِیْصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص 5)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروقت زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرْچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقرِباء کی مَوْت پر اُن کے اِیْصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں، نیک نِیَّتی سے شِفا خانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخْلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجْتماعِ ذِکْر و نَعْت اور سُنّتوں بھرے اِجْتماعات کے اِنْعِقاد پر خَرْچ کرتے ہیں، مَساجِد و مَدارِس و جامِعات وغیرہ کی تَعْمِیر و ترقّی اور روز مَرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، دینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرْچ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا، آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطِیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

صَدَقہ کی تعریف

آیئے ضِمْناً صَدَقہ کی تَعْرِیف بھی سُن لیتے ہیں چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجرو ثواب حاصِل کرنے کی نِیّت کی جائے۔(کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے کی بیان کردہ تعریف کے ضِمْن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی صَدَقہ وہی ہے جس سے مَقْصُود ریاکاری، حُبِّ جاہ اور لوگوں میں اپنی واہ واہ نہ ہو بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی اور اُس کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصِل کرنے کی غَرَض سے دِیا گیا ہو۔ یہاں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ بَعْض لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جو چیز ناکارہ ہو جائے یا ہمارے کسی کام کی نہ رہے وہ چیز صَدَقہ کرنی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ انسان جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صَدَقہ کر رہا ہو وہ کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ عُمْدہ، بہترین اور مَرْغُوب و پسندیدہ بھی ہونی چاہیے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 4، سُورَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 92 میں اِرْشاد فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تَرْجَمۂ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرْچ کرو اور تم جو کچھ خَرْچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(پ ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرْچ کرنا عام ہے، تمام

www.dawateislami.net

صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اس میں داخل ہیں، حسن کا قَول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحْبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرْچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحْبُوب و مَرْغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرْچ کروں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحْبُوب ترین مال خَرْچ کرنے کی ترغیب اِرْشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کَنْجُوسی سے کام لینے کے بجائے، اچھی اچھی نیّتوں اور اِخلاص کے ساتھ دل کھول کر صَدَقہ و خَیْرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کے لئے صَدَقہ کرنا یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہو گا، جبکہ اس کے بر عکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیْرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحْرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت اَسماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے ہاتھ روکنا، صَدَقہ و خَیْرات میں کَنْجُوسی کرنا، گِن گِن کر مال جمع کرنا اور حاجت مَندوں کی طرف سے مُنہ پھیر لینا، بہت محرومی کی بات ہے، کیونکہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا اور صَدَقہ و خَیْرات کرنا تو سَعادت کا کام ہے، اگر ہم نہیں کریں گے تو یہ نیک کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اَور سے لے لے گا۔ یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی

www.dawateislami.net

ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے (یعنی نقصان) کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرتے، مگر اس کے باوُجُوْد اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُوْد اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ ونافلِہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مَخْلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہوجائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوْت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 410 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنْجُوسی کے اَنْجام کے بارے میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال ومَتاع جمع کیا ہوا تھا، اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُوْد وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہوجائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش وعِشْرت کی زندگی گزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل وعِیال کے ساتھ خُوب عَیْش وعِشْرت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں

www.dawateislami.net

میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوْت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: مَیں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑ دیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل و بدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں

حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بد بختی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و رُسوائی تیرا مُقدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت و لعنت کا مُستَحِق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانئے! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جِتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن میں جلدی جلدی نیکیاں کمایئے، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرلیجئے ورنہ پیغامِ اَجَل آنے کے بعد یہ مہلت ختم ہو جائے گی اور پھر چاہنے کے باوُجُوْد بھی موقع نہیں ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُورَۃُ الْمُنَافِقُوْن کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ (پ۲۸، المنافقون: ۱۰، ۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرْچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو مَوت آئے پھر کہنے لگے اے میرے ربّ! تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا اپنا مال جو دَرْ حقیقت اُسے

www.dawateislami.net

آخرت میں کام آئے گا، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنُودی دِلائے گا اور نارِ دوزخ سے بچائے گا وہ وہی ہے جو اُس نے صَدَقہ و خَیرات کے طور پر نیک کاموں میں خَرچ کر دِیا۔ البتہ وہ مال جو اُس کے پاس موجود ہے اور وہ اُسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے وہ تو اُس کا ہے ہی نہیں، حقیقت میں تو وہ مال اُس کے وارِثوں کا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوّت، مُحسِنِ اِنْسانِیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنْیاد ہے: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ، تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ وارِث کا مال پسند ہے؟ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ، ہم میں سے ہر شَخْص کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ، انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اُس نے آگے بھیج دِیا (یعنی راہِ خُدا میں خَرچ کر دِیا) اور جو اُس نے پیچھے چھوڑ دِیا (دُنیا میں) وہ اُس کے وارِث کا مال ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من مالہ فھو لہ، الحدیث: ۶۴۴۲، ص ۵۳۱)

احادیثِ مُبارکہ میں صَدَقے کے بے شُمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اس ضِمن میں 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1. اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)
2. کُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ہر شَخْص (بروزِ قِیامت) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ۱۷/۲۸۰، حدیث: ۷۷۱)

www.dawateislami.net

3. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

4. اَلصَّلٰوۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (ترمذی، ابو اب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴)

5. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

6. اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَیُذْھِبُ اللہُ الْکِبْرَ وَالْفَخْرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوْت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱)

7. اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَھَا یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللہِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)

8. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوْت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچّھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے

www.dawateislami.net

ثواب کمالیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت، مَعْصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغْفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوْت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوْت یا مَوْت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوْت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو میِّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کر کے ذکرُ اللہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے مَحْفُوظ رہے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص۱۰۳)

حضرت ابو کبشہ اَنْماری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبیِ مکرّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا کہ تین(3) باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور کوئی ظلم نہیں کیا جاتا جس پر وہ صبر کرے، مگر اللہ تعالیٰ اُس کی عزّت بڑھاتا ہے اور کوئی (اپنے لئے) مانگنے کا دروازہ نہیں کھولتا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اُسے یاد رکھو، فرمایا: دُنیا چار(4) قسم کے بندوں کی ہے۔(۱) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال اور عِلْم دِیا تو وہ اُس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا (اور نیک اَعْمال کرتا) ہے، صِلہ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کرتا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے (صَدَقہ و زکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ شَخْص بہترین دَرَجہ میں ہے۔(۲) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلْم دیا اور مال نہیں دیا وہ خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (پہلے شخص) کی طرح عمل کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (پہلے اور دوسرے) کا ثواب برابر ہے۔(۳) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور عِلْم نہ دیا تو وہ اپنے مال میں بغیر سوچے سمجھے تَصَرُّف (خَرْچ وغیرہ) کرتا ہے، اُس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، صِلہ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) نہیں کرتا اور نہ ہی اُس میں حُقُوقُ اللہ کو پہچانتا ہے (صَدَقہ و زکوٰۃ ادا نہیں کرتا) یہ شَخْص بدترین دَرَجہ میں ہے۔(۴) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا اور نہ عِلْم، یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا

تو میں فُلاں (تیسرے شخص) کی طرح تَصَرُّف کرتا، اُسے اُس کی نِیّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (تیسرے اور چوتھے شَخْص) کا گُناہ برابر ہے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۷، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جو اپنے مال میں سے کچھ حِصّہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خَرْچ کرتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ جو تنگ دستی کی وجہ سے مال تو خَرْچ نہیں کرسکتے، مگر اُن کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اگر ہمارے پاس مال آیا تو ہم بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کریں گے، تو ایسے خُوش نَصِیْبوں کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ وہ بہترین دَرَجے میں ہوں گے۔ اے کاش! ہم بھی اُن خُوش نَصِیْبوں میں شامِل ہوجائیں اور اپنے اسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے ذَوق و شَوق کے ساتھ صَدَقہ و خَیْرات کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے اندر صَدَقے کا ایسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اگر اُن کے پاس کوئی سُوالی آتا تو وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ ہرگز ہرگز اُسے تَہی دَسْت (خالی ہاتھ) نہ لَوٹاتے، اگرچہ اُسے دینے کے بعد اپنے لئے کچھ بھی نہ بچے، یعنی اُنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس قَدَر کامِل یقین ہوتا تھا کہ نہ صرف اِضافی اَشْیاء بلکہ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی صَدَقہ کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضِمْن میں چند واقعات سُنتے ہیں۔

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شَخْص خُراسان سے بَصْرہ آیا اور اُس نے مشہور ولیُّ اللّٰہ حضرتِ سَیِّدُنا حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دس ہزار (10,000) دِرْہَم بطورِ اَمانت رکھے اور کہا کہ آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ سے واپس آؤں تو اُس گھر میں رہوں (یہ کہہ کر وہ چلا گیا)۔ اِسی دوران لوگوں کو آٹے کی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن دِرْہَموں سے

www.dawateislami.net

آٹا خرید کر صَدَقہ کر دیا، اُن سے کہا گیا کہ اُس شَخْص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا! فرمایا: میں نے اُس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے! اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اُسے دس ہزار(10,000)دِرْہَم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پُوچھا: اے ابو محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ !(یہ حضرت حبیب عجمی کی کُنیّت تھی) کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! مَحلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ، تو وہ شَخْص بہت خُوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اُس میں رہنا چاہتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالیٰ سے جنّت میں خریدا ہے! یہ سُن کر اُس شَخْص کی خُوشی مزید بڑھ گئی، اُس کی بیوی بولی: اُن سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں، تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا: **"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، جو گھر حَبِیْب عَجَمِی نے مَحلّات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار(10,000)دِرْہَم میں اللہ تعالیٰ سے فُلاں بن فُلاں کے لئے جنّت میں خریدا ہے، یہ اُس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ حَبِیْب عَجَمِی کی ضمانت کو پورا فرمادے۔"** کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنْتِقال ہو گیا۔ اُس نے یہ وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رُقْعَہ ڈال دینا۔ (تَدْفِین کے بعد) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس شَخْص کی قبر پر ایک رُقْعَہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حَبِیْب عَجَمِی کے لئے اُس مکان سے برأت نامہ ہے جو اُنہوں نے فُلاں شَخْص کے لئے خریدا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس شَخْص کو وہ مکان عطا فرما دِیا۔ اُس مکتوب کو حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے لیا اور بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے برأت نامہ ہے۔(نزھۃ المجالس، باب في فضل الصدقۃ...الخ، ج ۲، ص ٦)

یادرہے کہ بیان کردہ حِکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی حضرت سَیِّدُنا حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امانت کو استعمال کرلینا اور دوسرے لوگوں پر صَدَقہ کر دینا، اَولیاءُ اللہ کے خاص حالات وتَصرُّفات کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک کو شرعاً اس بات کی اِجازت نہیں کہ کسی کی امانت کو اپنے

www.dawateislami.net

اِسْتِعمال میں لے آئے یا اُسے دُوسرے لوگوں پر خَرْچ کر دے۔

بے مِثال توکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اسی طرح حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا، جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کے لئے اس کے سِوا کچھ نہیں، سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں، میں نے وہ روٹی اُسے دیدی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے خادِمہ کو بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الإیمان، باب في الزکاۃ، فصل فیما جاء في الإیثار، الحدیث: ۳۴۸۲، ج۳، ص۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے توکُّل کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

اپنے دور کے ابدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے اُن میں تین(3) سالِم اور ایک ٹُوٹاہوا تھا۔ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس(10،10) عطا فرمائے۔ سالم کے عوض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔(فیضانِ سُنّت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۵۱۳ بحوالہ روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسْلاف وبُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ وخَیرات کِیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی بہت ترغیب دِلایا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقْوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہوجائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا(احیاء العلوم، ج ۳ ص ۷۳۸)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنامال خوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسْراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔ (احیاء العلوم، ج ۳ ص ۷۳۹)

﴿3﴾ جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ج۳ص ۷۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالی عِبادَت کی قبولیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اور صَدَقہ و خَیرات کا شُمار مالی عِبادَت میں ہوتا ہے اور اِس عِبادَت کی تَوفیق اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مال داروں کو دی ہے، تاکہ غریب و مسکین لوگوں کی حاجات پُوری ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو، بلکہ پُورے مُعاشرے میں گردِش کرتی رہے۔ نیز اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے دولت کو غریبوں اور مسکینوں پر خَرچ کرنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بھی قرار دِیا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی غریب و مسکین شخص کی مالی مَدَد کرکے اُس پر اِحسان کرے تو اِسے اپنی سَعادَت مندی سمجھے اور ہرگز ہرگز اُس غریب پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کرے۔ یاد رکھئے! ثواب اُسی صَدَقے کا مِلتا ہے جس کے بعد اِحسان نہ جتایا جائے۔ **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کے مُتَعلِّق پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور درگزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں کہ اِحْسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا، اِحْسان جَتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلِس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلْقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرْگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحْسان جَتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/ ۲۰۶)

اِحْتِرامِ مُسْلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِسْلام نے اِحْتِرامِ مُسْلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحْسان جَتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحْتِرام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخَیْرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحْسان یاد دِلا کر غریب کی عزّت کی دَھجیّاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہ بلکہ اُس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعْذِرَت کر لیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحْسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کل تک تو وہ فقیر تھا، بھیک مانگتا پھرتا تھا میرا دِیا ہوا کھاتا تھا اور آج مجھے ہی آنکھیں دِکھاتا ہے۔ جب اُس کی ماں ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہی تھی تو میں نے مدد کی تھی۔ اُس کی بیٹی کی شادی میں نے کروائی، سارے

www.dawateislami.net

اِحسانات بھول گیا نمک حرام کہیں کا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور اِحسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کردو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

تفسیرِ مَدارِک میں حضرت سَیِّدُنا ابُو البرَکات عبدُ اللہ بن احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الصَّمَد اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے اِلٰہی مقْصُود نہیں ہوتی اور وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ (تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص ۱۳۷)

تین (3) ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دیتے ہوئے تین (3) باتیں پیشِ نظر رکھنا بہُت ضروری ہیں: (۱) صَدَقہ دے کر اِحسان نہ جتائے (۲) جسے صَدَقہ دے اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی نہ کرے (۳) صَدَقہ اِخلاص کے ساتھ اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لیے دے۔

مُسلمانوں کو طعنے دے کر، اِحسان جتا کر دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مُبتلا ہونے والوں کے لئے مَقامِ غَور ہے، لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ جب بھی صَدَقہ و خَیرات کی سَعادَت حاصِل ہو تو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اُن کا شُمار بھی اُن مُفْلِسوں میں ہو جو ڈھیروں نیکیاں لے کر آئیں گے مگر تہی دَسْت (خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقہ و خَیرات کرتے ہوئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا

www.dawateislami.net

چاہیے کہ کِس کو صَدَقہ دِیا جائے اور کِس کو نہیں، بد قسمتی سے آج کل معاشرے میں مُستَحِقِّین اور حاجَت مَنْد فُقَراء کو ڈھونڈنا بہت مُشکل ہو گیا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے اَفْراد بھی دیکھے جاتے ہیں جو بالکل صِحَّت مَنْد اور تَنْدُرُست ہوتے ہیں، مگر اپنے آپ کو غریب و نادار اور ضرورت مَنْد کہہ کر دستِ سُوال دراز کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ لہٰذا اِس مُعاملے میں بہت اِحْتِیاط کی حاجت ہے کہ جو واقعی سفید پوش حاجَت مَنْد ہو یا کمانے پر قُدرت نہ رکھتا ہو، ایسوں کو ہی دِیا جائے، پیشہ ور بھکاریوں کو ہر گز ہر گز نہ دِیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ثواب کے بجائے ہمارے نامۂ اَعْمال میں گُناہ لکھ دِیا جائے ۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا خُلاصہ ہے: جن کو سُوال کرنا حلال نہیں، ایسوں کے سُوال پر اُن کا حال جان کر اُنہیں کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گُناہ اور گُناہ میں مَدَد کرنا ہے۔(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج10 ص303)

سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شَخْص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو گا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ ج3 ص274 حدیث3526)

بہر حال زکوٰۃ، صَدَقہ و خَیْرات دینے سے پہلے خُوب خُوب غور کر لینا چاہئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَنْدوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات و مدنی عَطِیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد و مَدارِس کی تَعْمِیر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسْلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔ یاد رہے کہ عام حاجَت مَنْدوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنے گھر بار چھوڑ کر مَدارِس میں قِیام پذیر ضرورت مند طلبہ کی ضَروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ بہتر ہے۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کِتاب "ضِیائے صَدَقات" کے صفحہ 172 پر ہے: امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیْح دیتے۔ اُن سے عَرْض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر و فِکْر میں رہتے ہیں، اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشاغِل میں خَلَل آئے گا، لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔

جب حضرت سَیِّدُنا جُنَید بَغْدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔

(ضیائے صدقات، ص ۱۷۲)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کر سکے گا اور دینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اندر راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارے اندر بھی دیگر صفاتِ عظیمہ پیدا ہونے کے ساتھ

ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ وخَیرات کرنے کی نفیس عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب "ضیائے صدقات" کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب "ضیائے صدقات" کا مطالعہ بے اِنْتہا مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیر حاصِل (یعنی تفصیلی) گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقسام، زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟، صلۂ رَحمی (رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟، بخل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہو گا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً لے کر پڑھنے کی مدنی اِلتجا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا (Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے صَدَقہ و خَیرات کرنے کی بَرَکات کے موضوع پر بَیان سُنا، جو لوگ اِخْلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ کر کے نیکی کا کام کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو (حَسْبِ اِخلاص) دُگنا یا اِس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔ نَفع بَخْش مال وہی ہے جو ہم بطورِ صَدَقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں اور جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے وہ تو مَوْت آتے ہی دُوسروں کا ہو جائے گا۔ عقلمند وہی ہے جو اِحْسان جَتائے بغیر اپنے مال کے ذریعے حقیقی غُرَباء بالخُصُوص دینی طَلَباء کی خدمت کرے اور قرآن و حدیث میں بَیان کردہ صَدَقے کے فضائل و بَرَکات کا حق دار بن جائے۔ صَدَقہ کرنے والے

www.dawateislami.net

کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں زبردست اَجر و ثواب ہے اور احادیثِ مُبارکہ کی رُو سے صَدَقہ کرنے والا نہ صرف قبْر کی گرمی سے محفُوظ رہے گا بلکہ روزِ قیامت بھی اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا، صَدَقے کی بَرَکت سے خطائیں مِٹ جاتی ہیں، بلائیں ٹل جاتی ہیں، عُمر میں برکت ہوتی ہے، تکبُّر کی عادتِ بد سے نَجات ملتی ہے، بُرے خاتمے سے حِفاظت ہوتی ہے، صَدَقہ انسان اور جہنّم کے درمیان آڑ بن جاتا ہے اور اُس خُوش بخت کو غضبِ الٰہی سے اَمان نَصِیب ہو جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنْعامات پر عمل کریں اور باکردار مُسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصِل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے مُحاسبے کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی اِنْقِلاب برپا ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تَربِیَت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شُمار مدنی قافلے 12 ماہ، ایک ماہ (30 دن)، 12 دن اور 3 دن کے لئے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ملک بہ ملک سفر کرتے رہتے ہیں، ہم بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر اپنی روز مرّہ کی دُنیاوی مَصرُوفیات ترْک کر کے کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم اِن مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دِیانت دارانہ غور و فکر کا موقع مُیَسَّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی

www.dawateislami.net

خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے اِرتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، اِن گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصوُّر کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی وبے کسی کا اِحساس دامن گیر ہوگا اور کچھ بعید نہیں کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آنکھوں سے بے اِختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں۔ مدنی قافلوں میں سفر کے عِلاوہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ شرکت کرکے خُوب خُوب سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُوٹیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا کے تقریباً 200 مُمالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور 95 سے زائد شُعبوں میں دین کی خدمت کرنے اور سُنّتوں کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، آیئے آپ کو دعوتِ اسلامی کے شُعبوں میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ عُشْر واطراف گاؤں"** کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

مجلسِ عُشْر واطراف گاؤں کا قِیام

آج کل علم سے دُوری اور دُنیا داری نے کاشت کار اسلامی بھائیوں کو عُشْر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی ادائیگی سے دُور کر رکھا ہے۔ چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشْر کی اَہَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو ادا کرنے کا شعور بیدار کرکے رضائے ربّ الانام کے کام کرنے اور عدمِ ادائیگی کے گُناہ سے بچانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ عُشْر واطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشْر در حقیقت زکوٰۃُ الْاَرْض (زمین کی زکوٰۃ) ہے۔ زمین میں جو فَصْلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں یا بیسواں حِصّہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ضروری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عُشْری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زَراعت سے مقْصُود زمین سے منافع حاصِل کرنا ہے تو اُس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اُس زکوٰۃ کا نام عُشْر ہے، یعنی دَسواں حِصّہ

www.dawateislami.net

کہ اکثر صُورتوں میں دَسواں حِصّہ فرض ہے، اگرچہ بعض صُورتوں میں نِصف عُشْر یعنی بیسواں حصّہ لیا جائے گا۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۵، ص ۹۱۳)

لہٰذا ایّامِ عُشْر میں ہفتہ وار اور دیگر اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بیان کر کے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے، نیز نُمایاں جگہوں پر بینر بھی آویزاں کئے جاتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ(12) مدنی کام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مَدنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیئے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرقّی کے لئے دعوتِ اسلامی کے بارہ(12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف بھی ہے، اس مدنی کام میں شہر وڈویژن کے کمزور علاقوں یا وہ اطراف(گاؤں / دیہات / گوٹھ) جہاں ابھی مدنی کام شروع نہیں ہوا یا وہاں مزید مدنی کام مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، چھٹی کے دن، وقت مخصوص کرکے وہاں کے مقامی اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے اِن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کی ترغیب دِلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے خُوشگوار مدنی

www.dawateislami.net

ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوفِیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ و سُنّت کے پابند ہو کر ایک با عمل و باکردار مُسلمان کی حَیثیّت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: افسوس! میری پچھلی زندگی سخت گُناہوں میں گُزری، میں پتنگ بازی کا شوقین تھا نیز ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفِرادی کوشِش پر میں رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ میں نے مزید دو سال اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤذِّن صاحِب انفِرادی کوشِش کر کے مجھے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بَیان کر رہے تھے، سفید لِباس میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا۔ ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مبلّغ کے چہرے کی کشِش اور نُورانیّت نے میرا دل موہ لِیا اور میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گیا اور اب دو سال سے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ، کراچی) ہی میں اِعتِکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

(۱): پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۷ میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

(۲): فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] (۳): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں۔[3] (۴) اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . صَحیح مُسلِم ص ۱۱۵۶ حدیث ۲۰۸۸

3 . . . الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸

www.dawateislami.net

لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے ! اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ (۵) راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلاضرورت ادھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ (۶) چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ (۷) راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[1] (۸) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہذّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

1 ۔۔۔ ابوداو،دج ۴ ص ۷۰ ۴ حدیث ۵۲۷۳

www.dawateislami.net

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿7﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[4]

1...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

www.dawateislami.net